Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

"نذیر تبسم "دبستان پشاور کے عصر جدید کے نمائندہ شاعر :ایک جائزہ

1. ڈاکٹر جہانزیب شعور

2. ڈاکٹر روح الامین

3. محمد عثمان

ABSTRACT:

Nazir Tabassum is a representative of the modern era of Dabistan-e-Peshawar. The influence of his poetry is felt on almost all poets of Dabistan-e-peshawar. Tum udaas mat hona and Abhi musam nahi badla are his poetry collections. His poetry comprise of his emotions, observations, experience and feelings with all its references. He knows how to use his thoughts and emotions. He seems to be a seekers of beauty and elegance in his poetry. The combination of poetic aesthetics modern awareness is hallmark of his poetry. His ghazals are best and most captivating ghazals of the present moment. Nazir Tabassum is a follower of traditions but he presents modern trends in his poetry while remaining in this tradition. All his references are dicussed in this article, and has been brought forward as as representative poet of the current era..

یوں تو پشاور کی زرخیز اور ادب پرور خطے نے اردو ادب کے تناظر میں بے شمار شاعر پیدا کیے ہیں لیکن نذیر تبسم عصر جدید کے نمائندہ شاعر ہیں۔ اس وقت دبستان پشاور کے جتنے بھی شعرا ہیں ان سب پر کسی نہ کسی حوالے سے نذیر تبسم کے اثرات موجود ہیں اور میرے خیال میں کسی دور یا کسی علاقے کے نمائندہ شاعر کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ اپنے دور اور اپنے گرد و پیش کے شعرا کو ضرور متاثر کرتا ہے۔ بقول سید مبارک علی شاہ:

"شاعری وہ قدرتی جذبات ہیں جو انسان کے دل کو پوری قوت اور بے مثل کشش سے اپنی طرف کھینچ لیا کرتے ہیں۔ یہ جذبات قدرتی اور فطری طور پر دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر دنیا میں کوئی سچا جادوگر ہیں اور اگر دل کو قابو میں لانے والی کوئی تسخیر ہے تو وہ یہی شعر و لحن ہے۔(1)"

اس قول کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک شاعر ہی اپنی شاعری کی بدولت دلوں کو تسخیر کرنے کا ہنر جانتا ہے اور یہی اس کی سچی جادوگری ہے۔ نذیر تبسم بھی چونکہ ایک حساس شاعر ہیں اس لیے ان کے ہاں بھی تجربات، مشاہدات، جذبات اور احساسات کا ہنر موجود ہے۔ اس تناظر میں وہ خود اس طرح رقم طراز ہوتے ہیں:

"انسانی شعور کی معلوم تاریخ کا سب سے معتبر حوالہ لفظ کی تخلیق ہے کہ جب روشنی تجسیم ہوئی اور خوشبو نے کائنات میں امکانات کے لامحدود دریچے وا کر دیے۔ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو لفظوں کی تشکیل اور انھیں برتنے کا قرینہ رکھتے ہیں، سو میں اسے ذاتی باری تعالیٰ کی طرف سے اپنے لیے خصوصی انعام سمجھتا ہوں کہ میں بھی قلم قبیلے کا اک فرد ہوں اور نوک قلم سے اپنے تجربات، مشاہدات اور جذبات و احساسات کا ہنر جانتا ہوں۔(2)"

---

1. اسسٹنٹ پروفیسر
2. لیکچرار شعبہ
3. لیکچرار, شعبہ اردو اسلامیہ کالج یونی ورسٹی پشاور

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

بلا شبہ نذیر تبسم لفظوں کی تشکیل اور انھیں بہترین انداز میں برتنے کا قرینہ بھی جانتے ہیں اور سلیقہ بھی۔ وہ قلم قبیلے کے عام فرد نہیں بلکہ سردار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری اعتراف اور انکشاف کی منزلوں تک رہنمائی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ بقول ریاض مجید:

"روشنی اور آئینے سے بدگماں لوگوں کے درمیان تبسم کی شاعری محبت کے قلم سے کھینچی ہوئی وہ لکیر ہے جو اعتراف اور انکشاف کے منزلوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔(3)"

شاعر ہمیشہ حسن اور رعنائی کی تلاش میں رہتا ہے۔ اسی بنا پر وہ فطرت کے بہت قریب چلا جاتا ہے اور ویسے بھی اگر تخلیق جمالیاتی معیار پر پورا نہیں اترتی تو پھر اس کی اہمیت مسلم نہیں رہتی۔ نذیر تبسم ان خوش قسمت شاعروں میں سے ہیں جن کو شاعری کے ساتھ ساتھ ماحول بھی شاعرانہ ملا، اس طرح ان کی شاعری میں مزید نکھار آیا۔ وہ خود فرماتے ہیں:

تبسم ایک تو میں شاعری خود ساتھ لایا
اور اب ماحول بھی کچھ شاعرانہ مل گیا ہے(4)

بقول ڈاکٹر عبادت بریلوی:

"شاعری جذبات کی دلآویز موسیقی ہے، احساسات کی حسین مصوری ہے۔ تخیل کا اک رقص دلفریب ہے، وہ جنت نگاہ بھی ہے اور فردوس گوش بھی۔ اس کا اثر دل و دماغ دونوں پر ہوتا ہے۔ وہ حواس کے تاروں کو چھیڑتی ہے اور روح پر خوشی بن کر چھا جاتی ہے۔ وہ جذبہ شوق کی ایک لغزش مستانہ ہے۔ عقل و شعور کا ایک حسین ارتعاش ہے۔ حسن و جمال کی اک دل موہ لینے والی لطیف تھرتھراہٹ ہے۔(5)"

نذیر تبسم کی شاعری بھی احساسات، جذبات اور تخیل کا حسین امتزاج ہے۔ ان کے ہاں حسن و جمال کی لطیف تھرتھراہٹ ملتی ہے۔

یاد ہے تم کو میں نے اپنی آنکھوں سے
جس دن ترے رخساروں کو چوما تھا
اس دن مجھ سے تتلیاں بھی ناراض ہوئی تھیں(6)

آنکھوں سے رخساروں کا چومنا اور پھر تتلیوں کا ناراض ہونا، حسن و جمال اور رومانویت کی انتہا ہے۔ ایک اور جگہ یوں گویا ہوتے ہیں:

مری رگ رنگ میں جیسے ناگنوں کی سرسراہٹ تھی
مری سانسوں میں کومل قربتوں کے پھول مہکے تھے
تبسم اس سے جب اس نے میرا ہاتھ چوما تھا
میری آنکھوں میں کتنے موسموں کے رنگ دہکے تھے(7)

اسی طرح قربتوں کی حدت اور دھڑکنوں کی شدت سے سانس رکنے لگتی ہے۔

قربتوں کی حدت سے
دھڑکنوں کی شدت سے
سانس رکنے لگتی ہے
یوں قریب مت آؤ(8)

ڈاکٹر خاطر غزنوی نذیر تبسم کو سرحد میں جدید غزل کی آبرو قرار دیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"نذیر کی غزل لحہ موجود میں جدید اردو شاعری کے منطقے میں سانس لیتی محسوس ہوتی ہے۔ شعری جمالیات اور عصری آگہی کے امتزاج نے اس کا لہجہ اور اسلوب متعین کیا ہے۔ وہ سرحد میں نئی شاعری کی ایوان میں ایک نیا مقام اور مرتبہ حاصل کر چکا ہے اور اسے بلاشبہ سرحد میں نئی اور جدید غزل کی آبرو قرار دیا جا سکتا ہے۔(9)"

رفاقتوں کے سفر میں گریز پا سا لگا
وہ بے وفا نہ سہی پھر بھی بے وفا سا لگا
وہ جس کی زندہ دلی کے ہزار چرچے تھے
وہ تیری بزم میں کتنا بجھا بجھا سا لگا
بس ایک لحہ رخصت کا پھیل جانے سے
میں اپنے آپ کو کتنا تھکا تھکا سا لگا
نذیر ترک تعلق پہ دکھ نہ تھا لیکن
مجھے کسی کا رویہ ذرا برا سا لگا(10)

نذیر تبسم کے ہاں الفاظ اپنے تمام تر حوالوں کے ساتھ موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں معاملات اور واردات کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ چونکہ ان کا سلوب پختہ ہے اس لیے ان کی شاعری میں جذبات کی کمی نظر نہیں آتی۔ بقول یوسف حسین خان:

"زبان جذبے کو اکسانے کا زبردست ذریعہ ہے۔ ہر لفظ یا خیالی تصویر میں یہ قوت موجود ہے کہ وہ ہمارے جذبے کو برانگیختہ کر سکے۔(11)"

نذیر تبسم بھی زبان و بیان کے ذریعے جذبات کو اکساتے ہیں اور اس میں ان کو ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔

تمہاری یاد کا سایہ بہت ہے
بھنور میں ایک بھی تنکا بہت ہے
یقیناً روح میں کہرام ہو گا
تری آنکھوں میں سناٹا بہت ہے
جو تیرے سامنے رویا تھا اک دن
وہ تیرے بعد بھی رویا بہت ہے
خموشی کے سمندر میں اتر کر
تری آواز کو چوما بہت ہے(12)

بقول ڈاکٹر گوپی چند نارنگ:

"بڑا شاعر اول تو کسی روایت کا خاتم ہوتا یا کسی طرز نو کا موجد ہوتا ہے۔ وہ بہر حال باغی ہوتا ہے۔ فرسودہ روایات پر کاری ضرب لگاتا ہے۔ احساس کے لیے نئے پیمانے تراشتا ہے۔(13)"

اس تناظر میں اگر دیکھا جائے تو نذیر تبسم کسی روایت کا خاتم تو نہیں ہیں لیکن ٹی ایس ایلیٹ کے بقول روایت میں رہ کر جدت ضرور پیدا کرتے ہیں۔ وہ روایت پر ضرب تو لگاتے ہیں لیکن اس کو یکسر ترک نہیں کرتے اور یہی ان کی شاعرانہ خوبی ہے جو ان کو روایت کے ساتھ ساتھ جدت کی طرف لے جاتی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کہانی میں جہاں بچھڑے ہوئے کردار ملتے ہیں
مری آنکھوں میں دھوپ اور چھاؤں کے آثار ملتے ہیں
وہاں گزرا زمانہ ایک پل میں لوٹ آتا ہے
کسی تقریب میں جب بھی پرانے یار ملتے ہیں
تبسم ان کے پیچھے ذائقوں کی اک کہانی ہے
یہ میری شاعری میں جو لب و رخسار ملتے ہیں(14)

مضامین، سوچ و فکر اور تخیل کے اعتبار سے بھی نذیر تبسم کی شاعری منفرد حیثیت کی حامل ہے مثلاً وہ بے وفائی کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور محبت کے برتنے کے قرینے کوزیادہ اہم سمجھتے ہیں:

وہ میرے موڈ کے سب زاویے پہچانتی تھی
وہ اپنی ذات کا مرکز مجھے گردانتی تھی
تبسم بے وفائی اک طرف لیکن یہ سچ ہے
وہ لڑکی پیار کرنے کا قرینہ جانتی تھی(15)

اسی طرح انا کے زعم میں مڑ کر نہ دیکھنے والے کو بھی وہ انا نہیں بلکہ خود فریبی سے تعبیر کرتے ہیں ۔

انا کے زعم میں مڑ کر نہ دیکھنے والے
انا نہیں یہ فقط تیری خود فریبی ہے
تجھے خبر ہی نہیں ہے کہ مجھ کو ٹھکرا کر
مرے وجود کو تسلیم کر لیا تو نے(16)

ایک اور جگہ انا کو چھوڑ کر ملنے کی بات کرتے ہیں۔

وگرنہ پھر رویوں کی وضاحت کس طرح ہو گی
انا کو چھوڑ دیتے ہیں چلو اک بار ملتے ہیں(17)

بقول ناصر علی سید:

"نذیر تبسم کی شاعری جدید طرز فکر اور جدید طرز اظہار کی ایک ایسی گواہی ہے جس کے آئینے میں عصری کرب، ذاتی دکھ اور رائیگاں سفر کی پشیمانیوں کی تصویر صاف نظر آتی ہے۔(18)"

اسی لیے تو میں بستی میں لوٹ آیا ہوں
وہاں کسی کو میرا انتظار تھا ہی نہیں
ہوا کی طرح جو مجھ سے گریز پا ہے نذیر
میں صرف اس کی ضرورت تھا پیار تھا ہی نہیں(19)

ان اشعار میں نذیر تبسم کا ذاتی دکھ اپنے تمام عصری کرب کے ساتھ موجود ہیں۔ ویسے بھی غزل شاعری کی ایک ایسی صنف ہے جس میں زندگی کے ہر رنگ کے تجربات اور مشاہدات کو بیان کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح نذیر تبسم کے ہاں وقت کے تبدیل ہونے اور لوگوں کے رویوں میں سرد مہری کا المیہ بھی ہمیں نظر آتا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

حوالہ جو بھی تھا نامعتبر ایسا نہیں تھا
میں خود سے لاتعلق تھا مگر ایسا نہیں تھا
یہاں تقسیم در تقسیم کی باتیں نہیں تھیں
یقیں مانو کہ پہلے میرا گھر ایسا نہیں تھا
ہماری بستیوں میں بھی کبھی لگتے تھے میلے
مگر میلے میں کھو جانے کا ڈر ایسا نہیں تھا
پرندے کی کہانی ختم ہوتی جا رہی ہے
ہوا کا وار ورنہ کارگر ایسا نہیں تھا(20)

نامعتبر حوالے، تقسیم در تقسیم کی باتیں، میلوں میں کھو جانے کا ڈر اور پرندوں کی کہانی کا ختم ہو جانا یہ سارے حوالے موجودہ دور کے ایسے المیے ہیں جن کو ہم کسی صورت جھٹلا نہیں سکتے۔ ایک عجیب سا خوف اس دور کے رہنے والوں کو لاحق ہے اور نذیر تبسم جیسا حساس شاعر اس کا ذکر کیے بغیر رہ نہیں سکتا۔ شاعر ہر حوالے اور ہر تناظر میں اپنے دور کی عکاسی کرتا ہے اور یہی عکاسی ہمیں نذیر تبسم کے ہاں بھی نظر آتی ہے۔

گھر کے ماحول میں تلخی کا وہ عالم ہے کہ اب
میرے بچے تو شرارت بھی نہیں کر سکتے(21)

نذیر تبسم ایک رومانوی شاعر ہیں۔ وہ حساس دل کے مالک ہیں اور محبوب کا قرب سلگتی دھوپ میں ان کے لیے شامیانے کی مانند ہے۔ اس لیے فرماتے ہیں:

سلگتی دھوپ میں ایک شامیانہ مل گیا ہے
کسی کے قرب کا جب سے خزانہ مل گیا ہے(22)

اسی طرح ایک اور جگہ یوں گویا ہوتے ہیں:

تمہارے قرب کا جادو عجب تھا
بدن پر پھول اگتے جا رہے تھے(23)

یا

کسی کے قرب نے اتنا وقار تو بخشا
کہ اپنے لہجے سے ہم بے ہنر نہیں لگتے(24)

یقیناً کسی پیار کرنے والے کا قرب اور اس کی بے لوث اور پرخلوص محبت انسان کو بہت باہمت اور اعتبار کے قابل بناتی ہے۔ انسان کے اندر اتنا اعتماد پیدا ہو جاتا ہے جو اسے مضبوط چٹان کی مانند بنا دیتاہے۔ اسی طرح جب کسی کا قرب ملتا ہے تو اس کے بدن کی خوشبو بھی ساتھ میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال کو نذیر تبسم یوں بیان کرتے ہیں:

مجھ میں کس طلسم کے بدن کی خوشبو ہے
جھیل سیف الملوک کی لہریں
مجھ سے آ کر
لپٹ لپٹ جائے(25)

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

بقول ریاض مجید:

"تبسم کی شاعری کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے اس کے شعروں سے بہت پیچھے جا کر دیکھنا پڑے گا۔ پس حرف کی یہ شہادت اس کو ایک سچا شاعر ہی نہیں معاشرے میں ہونے والی تبدیلیوں کو کھلی آنکھوں اور بیدار حسوں سے زندہ رہنے والا شاعر بھی ثابت کرتی ہے۔(26)"

جو رنگوں کے دریچے کھولتا ہے
لب و لہجے میں خوشبو گھولتا ہے
مرے اشعار کی رعنائیوں میں
تری آنکھوں کا جادو بولتا ہے(27)

حوالہ جات:

1۔ مبارک علی شاہ، سید، مرتبہ مضامین شرر، گیلانی پبلشرز لاہور، س ن، ص300
2۔ نذیر تبسم،ڈاکٹر، تم اداس مت ہونا، رحمت پرنٹنگ پریس لاہور،1995 ء، ص10
3۔ نذیر تبسم، ڈاکٹر، ابھی موسم نہیں بدلا، قرطاس فیصل آباد،2004 ء، فلیپ
4۔ ایضاً، ص50
5۔ عبادت بریلوی ڈاکٹر، شاعری کیا ہے؟، سنگت پبلشرزلاہور،1989 ء، ص9
6۔ نذیر تبسم، ڈاکٹر، ابھی موسم نہیں بدلا، قرطاس فیصل آباد،2004 ء، ص65
7۔ ایضاً، ص9
8۔ ایضاً، ص87
9۔ ایضاً، فلیپ
10۔ نذیر تبسم،ڈاکٹر، تم اداس مت ہونا، رحمت پرنٹنگ پریس لاہور،1995 ء، ص50
11۔ یوسف حسین خان، اردو غزل، س ن، ص348
12۔ نذیر تبسم،ڈاکٹر، تم اداس مت ہونا، رحمت پرنٹنگ پریس لاہور،1995 ء، ص89
13۔ گوپی چند نارنگ ڈاکٹر، ادبی تنقید اور اسلوبیات، س ن، ص177
14۔ نذیر تبسم،ڈاکٹر، تم اداس مت ہونا، رحمت پرنٹنگ پریس لاہور،1995 ء، ص37
15۔ ایضاً، ص36
16۔ ایضاً
17۔ ایضاً، ص37
18۔ ایضاً، فلیپ
19۔ ایضاً، ص8
20۔ ایضاً، ص26
21۔ ایضاً، ص105
22۔ ایضاً، ص50
23۔ نذیر تبسم،ڈاکٹر، تم اداس مت ہونا، رحمت پرنٹنگ پریس لاہور،1995 ء، ص47
24۔ ایضاً، ص25
25۔ ایضاً، ص22
26۔ نذیر تبسم، ڈاکٹر، ابھی موسم نہیں بدلا، قرطاس فیصل آباد،2004 ء، فلیپ
27۔ ایضاً، ص36